مولانا محمد مغیرہ (خطیب مسجد احرار چناب نگر)

رمضان المبارک برکتوں بھرا مہینہ

کہنے کو تو کہا جا سکتا ہے کہ دنوں میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہر دن سورج چڑھتا ہے دوپہر ہوتی ہے ظہر و عصر کا وقت اور پھر اپنے وقت پر سورج غروب ہونے پر رات شروع ہو جاتی ہے۔ اور راتیں بھی تقریباً ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں نظام کائنات کے مطابق تقریباً پورے سال کے رات دن ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں مگر جس نے سب کچھ تخلیق کیا ہے اس کے ارشاد کے مطابق رمضان شریف کے دن رات پورے سال کے دن رات سے یکسر مختلف ہیں رمضان المبارک کے لمحات میں انسان کے لیے وہ کچھ منافع رکھ دیئے گئے ہیں جسکا عام انسان کبھی سوچ ہی نہیں سکتا اور وہ منافع دنیا و آخرت کو محیط ہیں جس کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس (۲۹) شعبان کو اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت سے خصوصی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان شریف کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عظمت والا مہینہ آپہنچا ہے جو مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائے ہیں اور رات کا قیام (تراویح) سنت قرار دیا ہے اس ماہ میں اگر کوئی شخص نیک کام کرے اس کو فرض کا ثواب ملتا ہے جبکہ ایک فرض ادا کرنے سے ستر (۷۰) فرض کا ثواب ملتا ہے اس ماہ کا اول حصہ رحمت ہے دوسرا حصہ مغفرت جبکہ تیسرا حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے اس خطبہ میں آپ نے اور بھی بہت کچھ فرمایا جس سے رمضان المبارک کے مہینہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ہماری بہت بڑی خوش بختی ہے کہ ایک دفعہ پھر ماشاء اللہ ہماری زندگی میں رمضان المبارک کے مہینہ کی آمد ہو رہی ہے۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ، بڑے بڑے نیکوکار جو رجب المرجب سے ہی رمضان شریف کی آمد اور اس کی تیاری کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں مگر جب رمضان شریف قائم ہو جاتا ہے تو آج کل پر تمام نیک کام اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ آخری عشرہ آ جاتا ہے اور عید کی تیاری سر پر آ جاتی ہے رمضان کے اختتام پر اپنے آپ کو جی بہلانے کے لیے کوستا ہے کہ اتنی برکتوں والا مہینہ آیا چلا گیا۔ ہم کچھ نہ کما سکے اور یہ اپنے آپ کو کوسنا سوائے نفس کے دھوکہ کے اور کچھ نہیں ہمارے ایک نہایت ہی قریبی دوست نے ایک ایسی بات سنائی جو واقعی سبق آموز ہے کہ پچھلے رمضان شریف سے پہلے میں نے اپنے سے یہ طے کیا کہ اس رمضان شریف میں اوابین۔ اشراق خصوصیت کے ساتھ پابندی سے ادا کرونگا اور قرآن مجید کی تلاوت کا ایک پروگرام بنایا کہ کم از کم پانچ چھ دفعہ قرآن مجید ضرور ختم کرونگا جو واقعی بہت ہی تھوڑا کام ہے بڑی شدت سے انتظار تھی آخر کار رمضان کے چاند نظر آ جانے کا اعلان ہو گیا روزہ تو بہرحال فرض جو ہوا پانچ وقتہ نماز بھی خصوصیت کے ساتھ رمضان شریف میں ایک ادنیٰ درجہ مسلمان تک کیلیے لازمی قرار پاتی ہے۔ ہاں کوئی ازلی بدبخت ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اوابین تو میرے ہمیشہ ہی افطاری کے نظر ہو جاتے رہے

اور آج کل شروع کرنے کا ارادہ کرتا رہا اور نماز اشراق صبح کی نماز سحری کے اختتام کے متصل ہی پڑھ کر سو جانے کی نذر ہوتی رہی البتہ قرآن مجید کی تلاوت کا کچھ معمول بنا مگر پہلے دو عشروں میں اس نیت سے کہ آخری عشرہ میں دن رات ایک کر دونگا کی وجہ سے رفتار سست رہی جبکہ آخری عشرہ میں کچھ نہ ہو سکنے پر عید کا چاند نظر آ گیا مگر قرآن مجید ایک دفعہ بھی مکمل نہ کر سکا۔

رمضان شریف رحمت کا مہنیہ ہے جو انسان کی کامیابی کا سبب بنایا گیا مگر عموماً انسان اپنی بد بختی کے بدولت ویسے کا ویسے ہی رہتا ہے کہتے ہیں شیطان کو رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے مگر گیارہ مہینے چونکہ انسان کو مسلمان ہونے کے باوجود خداوندی حکم عدولی پر گامزن رہنے کی عادت پڑ چکی ہوتی ہے اس لیے شیطان کے زنجیروں میں جکڑ دیے جانے کے باوجود انسان پر گیارہ مہینوں کے شیطانی اثرات یوں باقی رہتے ہیں اور پھر انسان بھی خود اس طرف توجہ نہیں کرتا کہ شیطانی اثرات کو مٹا کر اتباع رسول اور اطاعت حکم خداوندی کو اپنے دل و دماغ پر نقش کر کے جسم پر دین کی تابعداری کو لاگو کرے کہ آئندہ شیطان اس طرف توجہ ہی نہ کرے اگر کرے بھی تو اس کو منہ کی کھانی پڑے مگر بسا آرزو کہ خاک شد والی بات ہوتی ہے بہر حال آج کی اس مجلس میں اس دوست کے ایک مختصر مگر فکر انگیز بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیئے کہ قائم ہونے والے رمضان شریف میں ہم آگے بڑھ کر بہت کچھ کر گزرنے کی تیاری کریں اور اس بات کو یقین کی حد تک اپنے اوپر جاری کریں جیسے یہ رمضان شریف ہماری زندگی کا آخری رمضان شریف ہو تو شاید ہم رمضان شریف میں کچھ کمانے پر تیار ہو جائیں وگرنہ بہت ہی مشکل ہے کہ انسان تو غافل ہی واقع ہوا ہے کہ فرشتے حکم اجل لے کر آ پہنچیں یہ تو ہم سبھی کا ایمان ہے کہ موت کا ایک دن مقرر ہے جس کو سوائے رب العزت کے اور کوئی نہیں جانتا مگر امید در امید پر ہم زندگی گذارے جا رہے ہیں کہ

آگاہ اپنی موت سے کوئی بھی بشر نہیں
سامان ہے سو برس کا پل کی خبر نہیں

اپنے آپ کو رمضان شریف میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے پر تیار کرنے کے لیے اس کا احساس دلائیں کہ گذشتہ زندگی میں کتنے گناہ ہوئے اور کس قدر نیک کام ہو سکے واضح ہے کہ جو ہم سے بدکاری ہوئی وہ تو من وعن ہمارے نامہ اعمال میں لکھی جا چکی جبکہ جو کچھ ٹوٹی پھوٹی نیکی ہم نے کمائی یا کوئی نیک کام کیا نامعلوم اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہونے کے قابل بھی ہے یا نہیں اور موت سر پر کھڑی ہے تو خود بخود تھوڑے سے احساس سے بات الم نشرح ہو جائیگی اور دماغ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیگا کہ واقعی میرے پاس مرنے کے بعد اخروی ضرورت کیلیے کچھ بھی موجود نہیں اور طبعیت پر پورے رمضان میں کا بے گا بے اس احساس کو بار بار دہرائیں اللہ کرے ہم اللہ کو راضی کرنے کے لیے اس رمضان شریف میں کچھ کر سکیں اور کسی قسم کی غفلت سستی نہ ہونے پائے۔

امور دنیا بھی نبھائیں مگر قدرے ان کو موخر کر دیں کہ کام پھر بھی ہو جائیگا مگر رمضان شریف کا ملنا یقینی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ایک نہایت ہی قریبی ملنے والے جو راج گیری کا کام کرتے ہیں دنیاوی عیش و عشرت ان کے پاس نہیں بمشکل تمام گذر اوقات ہو رہی ہے مگر رمضان میں اکثر و بیشتر کہیں مزدوری نہیں کرتے کچھ نہ ہونے کے باعث سادہ پانی اور عام حالات کے مطابق گھر میں پکی دال روٹی سے افطاری کرتے اور شکر الحمد للہ پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور عید الفطر پر اکثر و بیشتر دھلے ہوئے پرانے کپڑے پہن کر عید الفطر کی نماز پڑھتے خوش خوش نظر آتے ہیں آپ بھی ایسے ہی کسی دفعہ رمضان شریف میں اپنے اوپر کچھ جبر کریں اور رمضان شریف کے لمحات جیسے مبارک ہیں وہ آپ کے لئے بھی مبارک لمحات ثابت ہوں۔ کہ دن کو روزہ رکھیں رات کو خوشی خوشی تراویح کی جماعت میں شریک ہوں کہ رمضان شریف میں ہمارا نام بھی اسی لسٹ میں آ جائے۔ جن کو اللہ تعالیٰ معاف فرما کر کامیابی سے ہمکنار کرنا چاہتے ہیں۔

رمضان میں روزہ کے فضائل:

رمضان شریف کے دن کا روزہ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کیا ہے مگر اس فرض کے ادا کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق انسان کی اصل کامیابی یہ ہے کہ مرنے کے بعد قیامت کے دن جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے نجات اور چھٹکارا مل جائے جس کے اسباب میں روزہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا (اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ سے اتنا دور کریں گے کہ جتنا دور کوئی شخص ستر سال تک چل کر پہنچے۔ علماء کی رائے کے مطابق یہ عام نفلی روزہ کا اجر و ثواب اور فائدہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک روزہ رکھنے سے ستر سال کی مسافت کے برابر آدمی جہنم سے دور کر دیا جائیگا جبکہ رمضان شریف کے روزہ کی قدر و منزلت اس سے کہیں زیادہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ کو افطار کر دے غیر رمضان کے چاہے تمام عمر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتے۔

اس سے واضح ہوا کہ رمضان کا روزہ کتنی بڑی قدر و منزلت اور اجر و ثواب کا حامل ہے اور پھر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ ہوں۔ سبحان اللہ جس عمل کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اس عمل کی کیا شان ہے اے کاش کوئی توجہ کرے۔

ایسے ہی ایک حدیث میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ قیامت کے دن بارگاہ خداوندی میں روزہ دار کے لئے سفارش کریگا کہ اے اللہ میں نے اس بندہ کو دن میں کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے روک دیا تھا لہذا میری اس بارے سفارش قبول فرمائیے۔ جس پر روزہ کی روزہ دار کے حق میں سفارش

قبول کر لی جائے گی (اور اس کی مغفرت کر دی جائیگی)

وہ قیامت کا دن یاد تو کرو جب کوئی کسی کا نہیں ہوگا ماں جیسی شفیق ہستی بھی اپنے بیٹے کے لئے ایک نیکی دینے کو تیار نہیں ہوگی نفسی نفسی کا عالم ہوگا اس دن اگر دربار خداوندی میں سفارشی خود پیش ہو جاتا ہے اور اس کی سفارش کو قبول بھی کر لیا جاتا ہے جس کے باعث اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے تو اس نعمت کو حاصل کرنے میں کوتاہی کیوں ہے؟

روزہ رکھنا جہاں فرض کی ادائیگی ہے وہاں انسان کی کامیابی کا ضامن بھی ہے اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے چھٹکارا بھی اور قرآن پاک کی زبان کے مطابق جو شخص قیامت کے دن جہنم سے بچ گیا وہی کامیاب و کامران ہے اس لئے جتنا ہو سکے شوق اور رغبت سے روزہ کی ادائیگی کریں جبکہ سردی کا روزہ تو ایک مفت کی نعمت ہے اس میں کسی قسم کی کوتاہی کرنا انسان کی بدبختی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

روزہ کے لئے رات کے آخری چھٹے حصہ میں سحری کھانا بڑے اجر کا عمل ہے کہ سحری کھانے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں بہتر ہے جتنا ہو سکے سحری کو موخر کیا جائے تاہم صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے سحری ختم کر دی جائے۔

گناہوں سے ہر حال میں اجتناب کرنا ضروری ہے تاہم رمضان شریف میں بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ رمضان شریف کے ساتھ گناہوں کا جوڑ نہیں اس لئے رمضان شریف میں صغیرہ کبیرہ گناہوں سے بچنا ضروری جانیں نیز فضول گپیں لگانا قوالی یا گانا سننا تاش سے دل بہلانا گالی دینا یا اس قسم کے فضول امور کے بجالانے سے روزہ کے اجر و ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

سورج کے غروب ہونے کے فوراً بعد کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے کھجور نہ ملنے کی صورت میں سادہ پانی سے روزہ افطار کرنا بہتر ہے روزہ کے افطار کا وقت بڑا قیمتی ہے۔ افطار کے وقت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تمام اھل خانہ کو جمع کر کے دعاء میں مشغول ہو جایا کرتے تھے کہ اس وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔

جو لوگ نہ حل ہونے والی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں وہ خصوصیت کے ساتھ اس وقت کو غنیمت جانیں اور اللہ سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعاء کا اہتمام کریں۔

تراویح:

دن کے روزہ سے فارغ ہوتے تو رات میں ایک عمل مبارکہ دین کی طرف سے ہمیں ملا جس کو عرف شرع میں تراویح کہتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعات نماز دس سلاموں کے ساتھ جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے اور اس میں کم از کم ایک مرتبہ مکمل قرآن مجید سننا یا سنانا ضروری ہے۔ مگر قرآن سنانے والے کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قران مجید صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے والا ہو اجرت کا طالب نہ ہو داڑھی منڈا یا داڑھی کترنے والا نہ ہو داڑھی کترنے والے کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے بعض حفاظ رمضان شریف آتا دیکھ کر داڑھی بڑھا لیتے ہیں شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں نیز اگر داڑھی

منڈے یا داڑھی کترنے والے نے اللہ کی توفیق کے ساتھ داڑھی مکمل رکھنے کی نیت کر لی ہے پھر بھی جب تک اس کی داڑھی شرعی حکم کے مطابق پوری نہ ہو (صرف نیت کر لینے سے) اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور شرعی مسائل میں اٹکل پچو لگانا مداخلت فی الدین کے مترادف ہے جو بہت بڑا ظلم ہے اگر اجرت کے بغیر تراویح پڑھانے کے لئے کوئی حافظ میسر نہیں آ رہا تو پورا قرآن مجید سننے سے بہتر ہے آخری چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھ لی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان شریف کی راتوں کو ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین کرتے ہوئے قیام کیا اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر تراویح میں عمداً غفلت یا سستی کرتے ہیں ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنا کتنا نقصان کر رہے ہیں۔ دن کا روزہ اور رات کو تراویح ایسے عمل ہیں کہ جن پر گذشتہ گناہوں کی معافی کی خوش خبری نبی آخر الزمان کی زبان سنائی گئی ہے جس سے واضح ہوا کہ رمضان المبارک کے دن رات مسلمان کے لیے ایک بڑی نعمت ہیں دن کا عمل بھی اور رات کا عمل بھی مسلمان کی مغفرت کا سبب بن رہا ہے۔ اس لئے جبریل علیہ السلام کی بددعا۔ کہ۔ جس شخص نے رمضان شریف کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو وہ ہلاک ہو گیا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔ کا سمجھ آنا یقینی اور واضح ہے۔

رمضان المبارک کی خاص عبادتوں میں سے آخری عشرہ کا اعتکاف اور شب قدر کا قیام ہے جس کو نصیب ہو جائے تو بہت بڑی فضیلت والی اور خوش قسمتی والی بات ہے اللہ کرے ہمارے مقدر جاگ اٹھیں۔ رمضان المبارک کے ساتھ جن خصوصی اعمال کا تعلق تھا ہم نے مختصراً کچھ تذکرہ کر دیا چونکہ رمضان شریف کا لمحہ لمحہ بہت قیمتی ہے اور ان قیمتی لمحات کو بہت زیادہ قیمتی بنانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں سے بہت ہی قیمتی باتیں مرتب کر کے آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ تھوڑے وقت میں ہم بہت کچھ کما سکیں موجود سب کچھ ہے مگر ہماری نظروں سے اوجھل ہے جیسے قیمتی خوراک دنیا میں موجود ہے مگر غریب کی دسترس میں سے باہر ہے کہاں مقویات میں کستوری و عنبر کا استعمال جہاں غریب کا خیال و تصور بھی نہیں پہنچ سکتا ایسے ہی بعض اعمال ایسے ہیں جو نیکیوں سے پر ہیں بہت تھوڑے وقت میں بہت نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں جیسے عام مشہور بھی ہے اور تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے کہ شب قدر ایک رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے اس نعمت کے ملنے کا پس منظر بھی بڑا عجیب و غریب ہے جس کو آپ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں کہ ایک دفعہ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ایک ہزار مہینوں تک وہ رات بھر عبادت کرتا اور صبح ہوتے ہی جہاد کے لیے نکل کھڑا ہوتا تھا جس پر صحابہ کو تعجب ہوا کہ ہم یہ رتبہ کیسے حاصل کر سکتے ہیں جب کہ اس امت کی عمریں بھی بہت کم ہیں جس پر اللہ تعالی نے شب قدر کی نعمت سے نوازا کہ اس ایک رات میں عبادت کا ثواب ہزار مہینہ سے کہیں بہتر ہے (جو حساب کرنے سے تراسی سال چار مہینے بنتے ہیں) ایسے ہی بہت سے اعمال جن کے کرنے پر وقت بہت ہی کم خرچ ہوتا ہے مگر ثواب انتہائی زیادہ مثلاً سیدنا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شئی کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یسین ہے جو سورۃ یسین کی تلاوت کرے اس کے لیے اس کی تلاوت کے بدلے دس بار قرآن پاک کی تلاوت (کا اجر و ثواب) لکھا جائے گا (ترمذی)

قارئین کرام: الحمد سے لیکر والناس تک قرآن مجید کے کل حروف ۳۴۶۹۹۸ ہیں اور اگر ہر حرف پر ایک نیکی شمار کی جائے تو ایک دفعہ قرآن پڑھنے کی کل نیکیاں ۳۴۶۶۹۹۸ ہو ئیں اس اعتبار سے ایک دفعہ سورۃ یسین پڑھنے سے دس دفعہ پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملنے کا حساب کیا جائے تو ۳۴۶۹۹۸۰ ہو گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس اعتبار سے ایک دفعہ سورۃ یسین پڑھنے سے مسلمان کو ۳۴۶۹۹۸۰۰ نیکیاں ملیں جو تقریباً پانچ یا سات منٹ میں حاصل کی جا سکتی ہیں اور پھر رمضان المبارک کے مبارک لمحات ساتھ مل جائیں گے تو سبحان اللہ:

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر دن میں ہزار آیتیں تلاوت کر لے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون طاقت رکھتا ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ بھی کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ الھکم التکاثر پڑھ لے (مشکوۃ)

یہ چھوٹی چھوٹی آٹھ آیتوں پر مشتمل سورۃ ہے جس کے پڑھنے سے ہزار آیتوں کے پڑھنے کا اجر و ثواب مل جائیگا جو ایک سانس میں تقریباً پڑھی جا سکتی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ آل عمران کا آخر پڑھتے کا (یعنی ان فی خلق السموات والارض) سے ختم سورۃ تک جو ۱۱ آیتوں پر مشتمل ایک رکوع ہے) اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جائے گا یہ رکوع دو منٹ میں پڑھا جا سکتا ہے (اس کو پڑھ کر سو جانے سے ساری رات قیام کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا سبحان اللہ حالانکہ تم سوئے ہوئے ہو نیند کے مزے اڑا رہے ہو مگر تمہاری رات اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسی گذری کہ آپ نے ساری رات اللہ کے حضور قیام کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے (ترمذی)

گویا تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سورۃ اخلاص سے متعلق ہی سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ جو شخص سورۃ اخلاص کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھتے اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار ہو جاتا ہے جو بیس دفعہ پڑھتے اس کے لیے دو محل جو تیس دفعہ پڑھتے اس کے لیے تین محل جنت میں تیار ہو جاتے ہیں جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم پھر تو ہم بہت سے محل جنت میں بنالیں گے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔ کون ہے جو اس رحمت خداوندی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے آئے اور اجر پائے۔

رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام ازحد ضروری ہے اگر خدا نخواستہ آپ کسی دیہات

میں ایسی جگہ پر مکین ہیں کہ قریب کہیں بھی نماز باجماعت کا اہتمام نہیں تو ہمت کر کے کوئی ترکیب ضرور بنالیں کہ جماعت ہوتی رہے اپنے علاوہ ایک آدمی مل جائے تو جماعت کا اہتمام کر لیں۔ عشاء اور صبح کی نماز تو ہر صورت جماعت کے ساتھ لازمی قرار پائے کہ اس کی بڑی فضیلت آئی ہے جو ہم جیسے عام لوگوں کے لیے بڑی غنیمت ہے کہ دینے والا دے رہا ہے جس کا خزانہ اتنا وسیع ہے کہ انتہا ہی نہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے پوری رات کا قیام کیا (مشکوۃ)

ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور حکومت میں فجر کی نماز پڑھا کر ایک نوجوان سلیمان نامی صحابی کے گھر کے قریب سے گذرے اور اس کی ماں سے پوچھا کہ کیا بات ہے میں نے آج سلیمان کو فجر کی جماعت میں نہیں دیکھا جس پر اس کی ماں نے کہا یاامیر المومنین ساری رات عبادت کرتا رہا مگر آخر (رات) میں اس کی آنکھ لگ گئی اس لیے (جلدی) اٹھ نہ سکا جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ساری رات عبادت کرنے سے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لوں۔

ایسے ہی انعامات میں سے بہت بڑا انعام جس کو حاصل کرنے پر انسان کا ایک طویل وقت صرف ہونے کے ساتھ ایک خطیر رقم بھی خرچ ہوتی ہے جو اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے ہاں فرض ان پر ہے جو ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور وہ حج اور عمرہ ہے اس کے ادا کرنے کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے کے لیے سفر کرنا پڑتا ہے تاہم ہر انسان امیر ہے یا غریب بشرطیکہ مسلمان ہو اس کی آس لگائے ہوئے ہے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے ارض حرم میں ایک مقناطیسی کشش ہے جو مومن بندے کو اپنی طرف کھینچتی ہے کہ بیت اللہ میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز پڑھنے کا ثواب مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب اور اس کے علاوہ نامعلوم کتنے فوائد جس کا احاطہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود برکت سے امت محمدیہ پر خصوصی رحمت کا معاملہ فرماتے ہوئے ایک تھوڑا سا عمل کرنے پر وہ تمام نیکیاں مومن بندے کو اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھتے پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھتے اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حج اور عمرہ بھی بالکل تام بالکل تام بالکل تام)۔ جس کو حج مقبول اور عمرہ مقبول سے تعبیر کیا جا سکتا ہے مختصر یہ کہ ہم لوگ لینے والے نہیں اللہ نے عطاء کرنے کی حد کر دی ہے۔

گو کہ امت محمدیہ کی عمریں بہت تھوڑی ہیں مگر اس کو کچھ سلیقہ سے گذار اجائے تو اس تھوڑی عمر میں بھی برکت ہو سکتی ہے اور اجر و ثواب میں ہم سب کے سب پہلی امتوں کے افراد سے جن کو لمبی لمبی عمریں عطاء ہوئیں بڑھ سکتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کے قیمتی لمحات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین